© rasailojaraid.com


# حضرت مولانا محمد زبیر الحسن کاندھلویؒ کا سانحہ ارتحال

عالمی تبلیغی جماعت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد زبیر الحسن کاندھلوی صاحبؒ بن حضرت مولانا انعام الحسن کاندھلویؒ ۱۸/مارچ ۲۰۱۴ء کو رحلت فرما گئے۔ حضرت متعدد صلاحیتوں اور اوصاف حمیدہ کی حامل شخصیت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس اہم ترین جماعت کی امارت انہیں نصیب فرمائی تھی آپ اس قدسی صفات قافلہ کے امیر اور حدی خواں تھے جو اس دنیا میں ایک بہت بڑا اسلامی، اصلاحی اور دعوتی انقلاب کا سرچشمہ بننے والا ہے۔ حقیقت میں نفسانفسی اور فساد و بگاڑ کے اس مادیت زدہ دور میں حضرت مولانا محمد زبیر الحسن صاحبؒ اور ان کے خاندان کے بزرگوں اور دیگر اکابرین نے جو پیغمبرانہ دعوتی پرچم لے کر اٹھایا تھا وہ آج پوری دنیا میں الحمدللہ سرفراز نظر آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی عمر بھر کی کاوشوں اور کوششوں کو قبول فرمائے اور اس عظیم خلاء کو پُر فرمائے۔ امین۔

# الحق کے رفیق سفر، ادیب، شائستہ انسان کرنل محمد اعظم کی جدائی

ے "پیاروں" نے اتنی دور بسائی ہیں بستیاں اب یادِ رفتگاں کی بھی ہمت نہیں رہی

عظیم بہادر جرنیل اور عالمی شہرت کے حامل خوشحال خان خٹک کے گاؤں اکوڑہ خٹک کی مردم خیز سرزمین ہر دور اور ہر عہد میں ملک و ملت اور خصوصاً علم و ادب کی جھولی کو یکتائے روزگار ادیبوں، شاعروں، دانشوروں اور سیاسی و علمی لعل و گوہر سے بھرتی رہی۔ ایک وقت تھا کہ یہاں پر علمی و دینی شخصیات کی کہکشاؤں کی چمک دمک قائم و دائم تھی لیکن اس تازہ حادثے کے بعد پوری کی پوری بزم میں گہرا سناٹا چھا گیا ہے۔ پہلے پشتو کے انقلابی شاعر جناب اجمل خٹک صاحب پھر بعد میں عالمی شہرت کے حامل ادیب، ڈرامہ نویس، شاعر اور خصوصاً مورخ، وسیرت نگار جناب پروفیسر افضل رضا صاحب اور ان کے بعد مردِ قلندر اور شعر و ادب کے جناب سراج الاسلام سراجؔ صاحب اور پھر استاد محترم ہشت پہلو شخصیت کے مالک حضرت مولانا محمد ابراہیم فانی صاحبؒ کے بعد کرنل محمد اعظم بھی ہمیں داغ مفارقت دے کر دنیا کے اِس دارالحزن اور غموں کے تپتے صحرا میں تنہا چھوڑ کر کوچ کر گئے۔

ع گھٹتے جاتے ہیں میرے دل کے بڑھانے والے

کرنل اعظم صاحب کا یوں تو تعلق تلوار و سپہ گری سے تھا لیکن اِس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قلم و کتاب کے میدان کا بھی شہسوار بنایا تھا۔ یوں تو کرنل صاحب عمر میں میرے دادا کے برابر تھے لیکن ہم مزاجی، ہم ذوقی اور شعر و ادب کے ساتھ گہری وابستگی کی بناء پر آپ میرے بے تکلف دوستوں میں سے تھے۔ پچھلا فروری مجھ پر بہت بھاری گزرا ہے' ایک تو جان سے زیادہ عزیز مولانا محمد ابراہیم فانی صاحبؒ کا انتقال ۲۶ فروری کو ہوا، ابھی یہ

© rasailojaraid.com